تمہیں اقوام وقبائل میں اس لیے تقسیم کیا ہے کہ اس حوالے سے ایک دوسرے کو پہچان سکو، یقیناً خالق کائنات کے نزدیک تم میں سے افضل و برتر وہی ہے جوصفت ''تقویٰ'' میں دوسروں سے بڑھ کر ہو۔'' اس طرح اللہ تعالیٰ نے انسان کو''پرہیز گاری'' کا نصب العین عطا کیا ہے۔ پرہیزگاری یہی ہے، کہ انسان ذاتی خواہشات کی تکمیل کے بجائے انسانیت کے وسیع تر مفادات کی پاسداری کرے، انسانیت کے اعلیٰ اقدار کو عام کرے۔ روشن خیالی کی تکمیل ذاتی اخلاقیات سے شروع کر کے دوسرے انسانوں کے حقوق اور منصفانہ معاشی نظام کے قیام سے ہوتی ہے۔ اس کا پھل یہ ہے کہ انسانوں کے مابین محبت، رواداری، حق پرستی اور وسعت ظرفی کو فروغ ملتی ہے۔

ہمارا ماضی شاندار اور ہماری روایات روشن ہیں؛ مگر تاریک خیال لوگوں نے ان پاکیزہ روایات کا حلیہ بگاڑ دیا ہے۔ اسلام دنیا میں صحیح عقیدے، پختہ علم اور اچھے اعمال کی دعوت لے کر آیا ہے۔ یہی روشن خیالی ترقی کے زینے ہیں۔ ہم نے ان پر چڑھنا چھوڑ دیا تو برے دن دیکھنے پڑے۔ ہمارے اسلاف'' روشن خیال تھے۔ عدل وانصاف کی روشن مثالوں سے دنیا کو تاریکی سے نکالا۔ اسلام کے ان اخلاقی اصولوں کی سب سے بہتر مثال پیغمبر اسلام ﷺ کا اسوہ حسنہ ہے؛ جنہوں نے دنیائے انسانیت کو بلند مقام دلانے کے لیے اعلیٰ اقدار کا عملی نمونہ پیش کیا۔ آج بد قسمتی سے مسلمان ان اقدار سے دور جا کر ناکامی اور محرومی کے گہرے گڑھے میں جا گرے۔ اب بھی ہمیں اپنا احتساب کرنا چاہیے۔ ہم کون ہیں؟ بطور مسلمان ہمارا کردار کیا ہے؟ ہماری منزل کیا ہے؟ ہم کہاں جا رہے ہیں؟ ان سوالوں کے عملی جواب میں روشن خیالی اور اعتدال پسندی کی حکمتیں مضمر ہیں۔

موجودہ حالات کا تقاضا ہے کہ مسلمان کتاب اللہ اور سنت رسول ﷺ کی تعلیمات پر عمل پیرا ہو کر دنیا پر واضح کریں کہ اسلام کے پیروکار امن پسند اور اعتدال پرست ہیں۔ اسلام جہالت کے اندھیروں میں بھٹکتی ہوئی انسانیت کو ایمان کی روشنی دکھاتا ہے۔ اور اپنی نورانی کرنوں سے تمام تاریک گوشوں کو منور کرتا ہے۔ حق وانصاف کا متعین پیمانہ عملی زندگی میں اپنے اوپر نافذ کرنے کی تلقین کرتا ہے۔ ایک ایسا فلاحی معاشرہ ترتیب دیتا ہے جہاں خیر کے چشمے چار سو پھوٹتے دکھائی دیں اور شر کی قوتوں کی ہر سطح پر حوصلہ شکنی ہو۔ موجودہ پرخطر و دہشت زدہ حالات میں اس امر کی شدید ضرورت ہے کہ دنیا میں بسنے والوں کو ایسی پرامن زندگی کا مثالی نمونہ دکھلایا جائے، جس میں چار سُو سکون، محبت اور اخلاق حسنہ کا دور دورہ ہو۔ ایسا معاشرہ تشکیل دیا جائے، جس میں روشن خیالی کے تمام وسائل فراہم ہوں۔ دنیا کی آبادی کے ساتھ میانہ روی اور برداشت کی روش اختیار کی جائے؛ کیونکہ روشن خیالی اور میانہ روی ہی دراصل خوشحالی کا راز ہے۔ ؎ ''پیوستہ رہ شجر سے امیدِ بہار رکھ!''

وقت زندگی ہے

قیمتی اوقات کیسے گزاریں؟

تلخیص: ابوحبیب ژھوق

''وقت'' ہی زندگی ہے۔ اوقات کو مفید سے مفید تر بنانے کے لیے بہت سارے میدان ہیں، جن میں اچھی کارگزاری کے ذریعے انسان کسی بھی میدان میں بہتر نتائج حاصل کرسکتا ہے۔ تاہم مسلمان کو ایسے میدان کا انتخاب کرنا چاہیے جو دینی اعتبار سے زیادہ فائدہ مند ہو؛ کیونکہ اس کا فائدہ، یقینی، دائمی اور لازوال ہے:

۱۔ **قرآن کریم سیکھنا اور سکھانا:** وقت کے صحیح استعمال کے لیے قرآن کریم کو سیکھنا اور اس کو حفظ کرنا سب سے بہتر عمل ہے۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''تم میں بہترین شخص وہ ہے جو قرآن کریم سیکھے اور سکھائے۔'' [بخاری]

۲۔ **طلب علم:** سلف صالحینؒ طلب علم میں اپنے اوقات کو کارآمد بنانے کے بہت زیادہ حریص ہوتے تھے۔ وہ جانتے تھے کہ انہیں کھانے پینے سے زیادہ علم کے حصول کی ضرورت ہے۔ علم کے حصول میں اپنے اوقات کو مفید بنانے کی مختلف شکلیں ہیں، جن میں سے دروس اور لیکچرز میں شرکت کرنا، مفید تقاریر سننا اور فائدہ مند کتابوں کا مطالعہ کرنا زیادہ اہم ہیں۔

۳۔ **ذکرِ الٰہی:** اس کے علاوہ کوئی عمل ایسا نہیں جو تمام اوقات کو شامل ہو۔ ''ذکر'' ایسا ہرا بھرا، ثمر آور اور آسان ترین عمل ہے، جس میں ایک مسلمان کو نہ زیادہ مشقت اور تھکن سے دوچار ہونا پڑتا ہے اور نہ اس کے لیے مال و دولت درکار ہے۔ نبی کریم ﷺ نے ایک صحابی کو وصیت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: ''آپ کی زبان برابر اللہ کے ذکر سے تر رہے۔'' [مسند أحمد]

۴۔ **نوافل کی کثرت:** کثرتِ نوافل فرائض میں ہونے والے نقص کو پورا کرنے کے لیے سنہرا موقع ہے ؛ بلکہ ان سب سے بڑھ کر بکثرت نوافل کی ادائیگی اللہ رب العزت کی محبت کے حصول کا ذریعہ اور تزکیہ نفس کا اہم محرک ہے۔ نبی کریم ﷺ نے خبر دی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''بندہ نوافل کے ذریعے میری قربت حاصل کرتا رہتا ہے، یہاں تک کہ میں خود اس سے محبت فرمانے لگتا ہوں۔'' [صحیح البخاری]

۵۔ **دعوت الی اللہ:** یعنی نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا اور مسلمانوں کی خیر خواہی کرنا۔ دعوت الی اللہ تمام

پیغمبروں کا مشن ہے۔ارشادالٰہی ہے:''ان سے صاف بیان کر دیں: میرا راستہ تو یہ ہے کہ میں اللہ کی طرف بلاتا ہوں، میں خود بھی پوری روشنی میں اپنا راستہ دیکھ رہا ہوں اور میرے ساتھی بھی، اور اللہ ہر عیب سے پاک ہے اور شرک کرنے والوں سے میرا کوئی واسطہ نہیں۔[یوسف ۱۰۸]

اپنے وقت کو دعوت الی اللہ میں استعمال کر کے مفید بنانے کی تڑپ پیدا کیجئے؛ چاہے لیکچرز کے ذریعے یا رشتہ داروں، دوست واحباب اور پڑوسیوں کی دعوت کے ذریعے۔رشتے داروں سے ملاقات اور صلہ رحمی کا عمل جنت میں داخلے، رحمت الٰہی کے حصول، عمر میں اضافے اور رزق میں کشادگی کا ذریعہ ہے۔

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:''جو یہ چاہتا ہو کہ اس کے رزق میں کشادگی کی جائے اور اس کی عمر میں اضافہ کیا جائے تو اسے چاہیے کہ اپنے رشتہ داروں کے ساتھ حسن سلوک کرے۔''[بخاری]

۶۔ **قیمتی اوقات کو غنیمت سمجھنا:** جیسے نمازوں کے بعد، اذان اور اقامت کے درمیاں ملنے والا وقت، تہجد کے دوران اور نمازِ فجر کے بعد اشراق تک کا وقت۔یہ وہ اوقات ہیں جو عظیم عبادتوں سے جڑے ہوئے ہیں۔لہٰذا بندۂ مومن ان اوقات میں بے پناہ اجر وثواب سے مالا مال ہوسکتا ہے۔

۷۔ **فائدہ مند چیزوں کا سیکھنا:** فرصت کے اوقات میں اپنا ذریعہ معاش بہتر بنانے کے لیے مختلف مفید فنون میں مہارت کی خاطر ٹریننگ کرنا جیسے کمپیوٹر آپریٹنگ، موبائل ریپئرنگ وغیرہ۔اس مہارت کے ذریعے ان چیزوں کو استعمال کرنے والوں کو نصیحت کرنے کا بہتر موقع مل سکتا ہے کہ بھئی! یہ بڑا خطرناک دو دھاری خنجر ہے، اس کے ذریعے مفید کام لو، یا اسے نذرِ آتش کر دو، بصورتِ دیگر یہ تیری دنیا آخرت دونوں برباد کر دیں گے۔

وقت کو برباد کرنے والی بلائیں

مسلمان کے وقت کو ضائع کرنے والی بہت ساری بلائیں ہیں، جن کا وہ بسا اوقات زندگی بھر یرغمال بنا رہتا ہے۔ ان میں سے چند اہم بلائیں درج ذیل ہیں:

غفلت: یہ ایسا مرض ہے جس سے مسلمانوں کی ایک بڑی تعداد متاثر ہے؛ لیکن ان کی اکثریت کو اس کا احساس ہی نہیں ہے۔قرآن کریم نے بڑی سختی کے ساتھ غفلت سے خبردار کیا ہے۔ بلکہ غافلوں کو جہنم کا ایندھن قرار دیا ہے۔ارشادالٰہی ہے:''اور ہم نے بہت سے جن اور انس دوزخ کے لیے پیدا کیے ہیں، ان کے دل ہیں لیکن ان سے